REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ

عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

۹۱

۱۳ رجمادی الثانی ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۱ر

یوم جمعہ

جلد ۴۵/۱۰ | ۲۷ صلح ۱۳۳۵ ہش - ۲۷ جنوری ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ - ۲۶ جنوری - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح صحت کے تعلق دریافت کرنے پر فرمایا کہ۔

"طبیعت اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

— اخبار احمدیہ —

ربوہ ۲۶ جنوری - حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو آج شب بے خوابی کی تکلیف رہی۔ اور اسکے ساتھ اعصابی بے چینی بھی تھی۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کے متعلق کراچی کی تار مظہر ہے۔ کہ آہستہ آہستہ افاقہ ہو رہا ہے۔ انہیں ڈاکٹر کے مشورہ کے ماتحت کلفٹن لے جا کر تھوڑی دیر کے لئے ریت پر چلایا گیا۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی دعائیں جاری رکھیں ؛

لاہور ۲۵ جنوری - ایم - سی - سی - اے ٹیم اور پاکستان کے درمیان پہلا پانچ روزہ غیر سرکاری ٹیسٹ میچ ہار جیت کا فیصلہ ہوئے بغیر ختم ہو گیا ؛

اپنی زندگیوں کو اسلامی اصولوں کے مطابق بنانے سے ہی ہم پاکستان کو صحیح معنوں میں اسلامی مملکت بنا سکتے ہیں

ہمیں فوراً منظم رنگ میں اسلامی اقدار کو اپنانے کا کام شروع کر دینا چاہیئے

— کراچی میں ہز ایکسی لنسی چودھری محمد ظفر اللہ خان کی تقریر —

کراچی ۲۶ جنوری - عالمی عدالت انصاف کے جج ہز ایکسی لنسی چودھری محمد ظفر اللہ خان نے کہا ہے۔ کہ پاکستان کو صحیح معنوں میں ایک اسلامی ملک بنانے کے لئے ضروری ہے کہ اس کے باشندے اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی بھی اسلامی اصولوں کے مطابق بنائیں۔ تا وہ اسلام کی مادی اور روحانی برکات سے فائدہ اٹھا سکیں ؛

چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے کل مؤتمر اسلامی کے عالمی ادارہ میں تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر کے دوران میں فرمایا۔ پاکستان اس اعتبار سے تو بے شک ایک اسلامی ملک کہلا سکتا ہے۔ کہ اس کے باشندوں کی غالب اکثریت مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ لیکن حقیقی معنوں میں وہ اسی وقت اسلامی مملکت کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے۔ جبکہ اس کے باشندے اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگیوں میں بھی اسلامی اصولوں پر عمل پیرا ہوں۔ اور ہر لحظہ اسلامی اقدار کو ملحوظ رکھیں۔

آپ نے کہا محض ملکی آئین میں چند اسلامی اصولوں کو تسلیم کرنے سے ہرگز صحیح معنوں میں ہم اسلامی اصولوں کی برکات سے مستفیض نہیں ہو سکتے۔ اسلام ہر مسلمان کی زندگی میں ایک انقلاب چاہتا ہے۔ اور اس امر کا تقاضا کرتا ہے۔ کہ ہم میں سے ہر ایک اسلامی اصولوں پر گامزن ہو۔ اسی طریق سے ہم اسلام کی وہ عظیم الشان روحانی اور مادی برکات حاصل کر سکتے ہیں۔ جو ماضی میں ہمارا طرۂ امتیاز رہی ہیں۔ اور جو مستقبل میں بھی ہمیں ترقی کی غیر محدود منازل کی طرف لے جا سکتی ہیں۔

آپ نے اپنی تقریر میں اس امر پر زور دیا کہ ہمیں فوراً منظم رنگ میں اجتماعی طور پر اسلامی اقدار کو اپنانے کا کام شروع کر دینا چاہیئے

آج ہندوستان میں یوم جمہوریہ منایا جا رہا ہے

— ڈاکٹر راجندر پرشاد کی تقریر —

نئی دہلی ۲۶ جنوری - آج بھارت کے طول و عرض میں یوم جمہوریہ منایا جا رہا ہے۔ اس موقعہ پر پاکستان کے گورنر جنرل نے بھارت کے صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد کے نام ایک برقیہ میں بھارت کے لئے خوشحالی کی دعا کی ہے ؛

ڈاکٹر راجندر پرشاد نے اس موقعہ پر ایک تقریر نشر کرتے ہوئے مختلف شعبوں میں بھارت کی ترقی کا جائزہ لیا۔ آپ نے گوا کے مسئلہ کا خاص طور پر ذکر کیا۔ اور پرتگال پر الزام لگایا۔ کہ اس نے اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے پر امن طریق اختیار نہیں کیا ؛

صدر مملکت کے لئے کابینہ کا مشورہ منظور کرنا ضروری ہوگا؟

کراچی ۲۶ جنوری کل مجلس دستور ساز میں وزیر قانون مسٹر چندریگر نے مسٹر فضل الرحمن کی پیشکردہ ترمیم کے سلسلہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا مسودہ دستور میں اس قسم کی ترمیم ہمارے زیر غور ہے۔ جس کی رو سے مخصوص حالات کے سوا صدر مملکت کے لئے کابینہ کا مشورہ قبول کرنا ضروری ہوگا۔ مسٹر فضل الرحمن نے صدر مملکت کے اختیارات کو اور کم کرنے پر زور دیا تھا

مسئلہ فلسطین پر از سر نو غور کئے جانے — کا امکان —

اقوام متحدہ ۲۶ جنوری - اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل نے ایک بیان دیتے ہوئے اس امکان کا اظہار کیا ہے۔ کہ شاید اقوام متحدہ مسئلہ فلسطین پر نئے سرے سے غور کرنے کا فیصلہ کرے ؛

بیرونی ممالک کی امداد اور امریکہ

واشنگٹن ۲۶ جنوری صدر آئزن ہاور نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ کانگریس سے بیرونی امداد کی منظوری حاصل کرنے کی جد و جہد جاری رکھیں گے۔ آپ نے کہا جن ممالک کو یہ امداد دی جا رہی ہے۔ انہیں یہ ضمانت دینی ضروری ہے۔ کہ جن ترقیاتی منصوبوں پر ایک بار کام شروع ہوگا۔ انہیں ہر حال تکمیل تک پہنچایا جائے گا ؛

آج کا دن

— ۲۶ جنوری ۱۹۵۶ء —

آج کے دن ۱۹۵۰ء میں پاکستان اور جاپان کے درمیان ایک تجارتی معاہدے پر دستخط ہوئے تھے ؛

آج کے دن ۱۹۵۱ء میں نقل کے غیر آباد شہر قائد آباد کی تعمیر کا کام شروع ہوا تھا

آج کے دن ۱۹۵۵ء میں قاہرہ میں فسادات کی شدید آگ بھڑک اٹھی تھی۔ اور پورے مصر میں مارشل لا نافذ کر دیا گیا تھا۔

آج کے دن ۱۸۸۷ء میں خرطوم پر انگریزوں کا قبضہ ہو گیا تھا ؛

آج کے دن ۱۹۵۰ء میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے فلسطین کے عرب پناہ گزینوں کی مدد کے لئے ۲۵ کروڑ ڈالر کی رقم منظور کی تھی ؛

طلوع سحر و غروب آفتاب

لاہور ۲۶ جنوری - آج صبح ۶ بجکر ۵۸ منٹ پر سورج طلوع ہوا۔ اور شام کو ۵ بجکر ۴۳ منٹ پر سورج غروب ہوگا۔ موسمی اطلاعات کے محکمہ کی اطلاع کے مطابق آج مطلع صاف رہے گا۔ اور درجہ حرارت میں مزید کمی ہو جانے کا امکان ہے

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی - اے - ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ جنوری ۵۶ء

یضع الحرب

آج سے ساٹھ ستر سال پہلے سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے دعویٰ کیا۔ کہ میں وہی مسیح ابن مریم ہوں۔ آخری زمانہ میں جس کی آمد کا وعدہ کیا گیا ہے۔ اور جس کے متعلق سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فداہ امی وابی نے خبردست پیشگوئیاں فرمائی ہیں۔ اور فرمایا ہے۔ کہ وہ آکر از سرِنو دنیا میں اسلام کو قائم کرے گا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حدیث نبوی کے مطابق کہ آنے والا مسیح جنگ کو ختم کر دے گا۔ جیسا کہ صحیح حدیث میں وارد ہے (یضع الحرب) دعویٰ فرمایا۔ کہ میں تلوار کے جہاد سے نہیں بلکہ قلم کے جہاد سے دنیا کو اسلام کے لئے فتح کروں گا۔ میں صلح اور امن کا پیغام لایا ہوں۔ آپ نے صحیح حدیث نبوی لا المھدی الا عیسٰی کے مطابق یہ بھی فرمایا۔ کہ میں مہدی معہود بھی ہوں۔ اس لئے الامام المہدی کا جو متداول تصور ہے۔ وہ صحیح نہیں ہے۔

آپ نے فرمایا۔ کہ میں عین وقت پر آیا ہوں۔ یہ زمانہ وہ ہے۔ جب اسلام دلوں میں ضعیف ہو گیا ہے۔ بحر و بر میں فساد برپا ہے۔ ضرور تھا کہ جب شیطان اپنی تمام فوجوں اور ساز و سامان کے ساتھ میدان میں نکل آیا۔ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے مقابلہ کے لئے کوئی محمد رسول اللہ کا غلام کھڑا ہوتا۔ چنانچہ آپ نے اپنے رسالہ فتح اسلام میں اس کی وضاحت ان الفاظ میں فرمائی ہے۔

"میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح کے لئے بھیجا گیا۔ تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے۔"

(رسالہ "فتح اسلام" صفحہ ۱۰ اشاعت جمادی الاول ۱۳۰۸ھ)

اس سے چند سطروں کے بعد حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"پس ہر ایک کو چاہیئے۔ کہ اس سے انکار کرنے میں جلدی نہ کرے۔ تا خدا تعالیٰ سے لڑنے والا نہ ٹھہرے۔ دنیا کے لوگ جو تاریک خیال اور اپنے پرانے تصورات پر جمے ہوئے ہیں۔ وہ اس کو قبول نہیں کریں گے۔ مگر عنقریب وہ زمانہ آنیوالا ہے۔ جو ان کی غلطی ان پر ظاہر کر دے گا۔" دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہیں کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔" یہ انسان کی بات نہیں۔ خدا تعالیٰ کا الہام اور رب جلیل کا کلام ہے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ ان حملوں کے دن نزدیک ہیں۔ مگر یہ حملے تیغ و تبر سے نہیں ہوں گے۔ اور تلواروں اور بندوقوں کی حاجت نہیں پڑیگی۔ بلکہ روحانی اسلحہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی مدد اتریگی۔

درسالہ فتح اسلام صفحہ ۱۱ تا ۱۳ اشاعت مذکورہ بالا)

ان مختصر حوالوں سے یہ واضح ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ ہے۔ کہ میں مسیح موعود ہوں۔ جو دنیا میں اسلام کی دوبارہ فتح کے لئے مبعوث ہوا ہوں۔ اور اسلام کی یہ فتح تلوار سے نہیں بلکہ روحانی اسلحہ سے ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے زور آور حملے ہوں گے۔ جو میری صداقت کو ظاہر کر دیں گے پھر غور کیجئے کہ آپ کا دعویٰ یہ ہے۔ کہ میں اسلام کو کامیاب کروں گا۔ کامیابی آہنی تلوار سے نہیں۔ بلکہ استدلال کی تلوار سے ہوگی۔ میں صلح و امن سے فتح حاصل کروں گا۔ دوسرے لفظوں میں میں صلح و امن کا پیغامبر ہوں۔ میری صداقت کا یہ ثبوت ہے۔ کہ گو شروع میں اکثر مجھے قبول نہیں کریں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ زور آور حملوں سے میری سچائی ظاہر کر دے گا۔

آپ نے یہ باتیں ساٹھ ستر سال پہلے فرمائی تھیں۔ اس وقت مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السلام کا مسلمانوں کے دلوں میں یہی تصور تھا۔ کہ گو یہ دونوں شخصیتیں علیحدہ علیحدہ ہیں۔ مگر دونوں ہی جنگ کے ذریعہ مسلمانوں کو از سرِنو اپنا لٹا ہوا عروج واپس دلائیں گے۔ اور تلوار سے از سرِنو اسلامی سلطنت تمام دنیا میں قائم کریں گے۔ اس لئے لازم تھا۔ کہ جب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صلح و امن کے ذریعہ فتح اسلام کا دعویٰ فرمایا۔ تو آپ کی مخالفت کی جاتی۔ چنانچہ آپ پر کفر کے فتوے لگائے گئے۔ اور آپ کی تحقیر و تضحیک میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا گیا۔

یہاں ہم صرف ایک اس ضمنی بات کو لیتے ہیں۔ کہ اسلام کی فتح جنگی سامانوں سے نہیں۔ بلکہ استدلال کی طاقت سے ہوگی۔ جس کا دوسرا پہلو وہ ہے۔ جو حدیث یضع الحرب سے واضح ہوتا ہے۔ اب اس پیشگوئی کو دوبارہ پڑھیئے۔ کہ "دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔"

جس وقت حضور اقدس علیہ السلام نے یہ پیشگوئی کی تھی۔ اس وقت دنیا میں گو کوئی بڑی جنگ نہیں ہو رہی تھی۔ مگر مغربی اقوام تمام دنیا کے کناروں پر پھیل چکی تھیں۔ اور ان کی الحادی تہذیب ہر طرف اپنا جال ڈال چکی تھی۔ الحاد اور عیسائیت دین اسلام پر مکر و فریب کے حملے کر رہے تھے۔ اور مسلمان اس یورش کے سامنے ہتھیار ڈال چکے تھے۔

اسلامی تہذیب مسلمانوں کے دلوں سے بھی متزلزل ہو چکی تھی۔ آپ نے عین اس وقت مسلمانوں میں اعلان فرمایا۔ کہ جنگ کا نقشہ بدل چکا ہے۔ اب لوہے کی تلوار نہیں بلکہ استدلال کی تلوار کی ضرورت ہے۔ جنگ و جدل کی ضرورت نہیں۔ بلکہ صلح و امن کی ضرورت ہے۔ "تاکہ اسلامی تعلیم کا آفتاب" تاریکیوں کے پردے چیر کر نصف النہار پر از سرِنو درخشاں ہو۔

انکار کرنے والوں نے اس اعلان پر غور کرنے کی بجائے آپ کے ساتھ الٹا سلوک کیا۔ مگر آج اللہ تعالیٰ اپنے بڑے زور آور حملوں سے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ آخر میں صلح و امن کی ہی فتح ہونے والی ہے۔ آج وہ جنگجو قومیں بھی جنہوں نے گذشتہ نصف صدی میں دو خطرناک عالمگیر جنگیں لڑی ہیں۔ پکار اٹھی ہیں کہ اگر دنیا میں صلح و امن کی فضا قائم نہ ہوئی۔ تو دنیا تباہ ہو جائیگی۔ روس بھی جس نے اشتراکیت کے طریق کار یعنی جبر و اکراہ سے اقتدار حاصل کرنے کا اشتراکی اصول اپنا لیا تھا۔ اور اس اصول کے مطابق خود اپنے ملک میں خونی انقلاب برپا کر دیا تھا۔ آج وہ بھی صلح و امن کا آوازہ بلند کر رہا ہے۔ برطانیہ اور امریکہ بھی صلح و امن کی پکار ڈال رہے ہیں۔ اور دوسرے چھوٹے بڑے ممالک اور اقوام بھی یہی راگ گا رہے ہیں۔ بھارت ہو یا پاکستان۔ مصر ہو یا چین۔ جاپان ہو یا جرمنی۔ الغرض تمام ممالک یہی دعوے کر رہے ہیں کہ ہم دنیا میں صلح و امن چاہتے ہیں۔

الغرض آج تمام دنیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظیم الشان پیشگوئی یضع الحرب کی تکمیل کے لئے کھڑی نظر آتی ہیں۔ اور یہ تمام دنیا صلح و امن کی گرویدہ یونہی بیٹھے بٹھائے نہیں بن گئی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے بڑے زور آور حملوں نے انہیں مجبور کر دیا ہے۔ یہ ان ملحد اور عیسائی قوموں میں جو باہم دو تباہ کن عالمگیر جنگیں ہوئی ہیں۔ آخر یہ اللہ تعالیٰ کے بڑے زور آور حملے نہیں ہیں تو اور کیا ہے۔ جنہوں نے خود دشمنانِ اسلام کی صفوں میں انتشار پھیلا دیا ہے۔ یہ اس اللہ تعالیٰ کے بڑے زور آور حملے ہیں۔ جو اسلام کو از سرِنو تلواروں اور بندوقوں سے نہیں بلکہ روحانی اسلحہ سے دنیا پر فتحیاب کرنا چاہتا ہے۔ یہاں تک کہ آج یہ قومیں بھی صلح و امن کی حامی بن گئی ہیں۔

دوسری طرف دیکھیئے تو اسلام کے ہراول حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے غلام روحانی اسلحہ سے لیس ہو کر الحادی تہذیب کے مرکزوں پر دھاوا بول رہے ہیں۔ جو اسلام کے لئے ہر محاذ پر اس کے فضل و کرم سے فتح حاصل کر رہے ہیں۔ اور وہ الحادی تہذیب اور عیسائیت جو اسلام کا نعوذ باللہ نام و نشان دنیا سے مٹا دینا چاہتی تھیں۔ اسلامی پرچم کے سامنے سرنگوں ہونے کے لئے آمادہ ہو رہی ہیں۔ کیا یہ اللہ تعالیٰ کے بڑے زور آور حملے نہیں ہیں۔

الغرض ایک طرف دشمنانِ اسلام کی باہمی خانہ جنگی اور اس سے اکتا کر صلح و امن کی پکار ڈالنا اور دوسری طرف مجاہدین اسلام کا ان کے قلعوں پر حملہ آور ہونا یقیناً بڑے زور آور حملے ہیں۔ جن سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی مندرجہ بالا جو اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر آج سے ساٹھ ستر سال پہلے جب موجودہ دور کا وہم و گمان بھی نہ تھا۔ آپ نے فرمائی تھی۔ آج ہماری آنکھوں کے سامنے پوری ہو رہی ہے اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظیم الشان پیشگوئی

یضع الحرب

کی صداقت مجسم ہو کر ہمارے سامنے آ کھڑی ہوئی ہے۔

اس طرح روحانی اسلحہ سے اسلام کی آخری فتح اب یقینی ہو چکی ہے۔ کوئی نہیں جو اس کو روک سکے آج وہ تحریکیں جو تلوار سے اقتدار پر قبضہ کر کے دنیا پر چھا جانے کا نظریہ لے کر اٹھی تھیں دم بخود ہیں۔ اشتراکیت کا علمبردار روس اور چین اور فاشزم وغیرہ تحریکوں کے سربراہ جرمنی۔ اٹلی۔ سپین وغیرہ تمام کے تمام صلح و امن کے ترانے گا رہے ہیں۔ گویا یہ تمام تحریکیں اللہ تعالیٰ کے بڑے زور آور حملوں کے سامنے خود بخود پسپا ہو گئی ہیں۔

اسی طرح وہ اسلامی جماعتیں جو اسلام کو نعوذ باللہ خونخواروں کا دین ثابت کرنے کے لئے کھڑی ہوئی تھیں۔ اپنے آپ میں ششدر و حیران ہو رہی ہیں۔ اور اعلان کر رہی ہیں۔ کہ ہم سب سے بڑے آئین پرست ہیں۔ چنانچہ فسادات پنجاب میں مودودی صاحب کی جماعت اسلامی نے جو جارحانہ پارٹ ادا کیا تھا۔ اس سے بری الذمہ ہونے کے لئے اب یہ کہا جا رہا ہے۔ کہ مودودی صاحب آئینی طریقِ کار کے حامی ہیں۔ مگر آپ کے ساتھ جو اہل علم حضرات تھے وہ جارحانہ طریقِ کار اختیار کئے ہوئے تھے۔ کیا یہ اللہ تعالیٰ کا کامیاب اور بڑا زور آور حملہ نہیں ہے۔ کہ خدائی فوجداروں کی جماعت بھی صلح و امن اور یضع الحرب کی تصدیق اپنے عمل سے کر رہی ہے۔

قادیان میں نشان نمائی

"اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور فرمائے گا" (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

از مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی بی۔ اے مقیم قادیان

اس مضمون کے راقم مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی حضرت مولانا غلام رسول صاحب فاضل راجیکی کے صاحبزادے ہیں۔ اور نہائت مخلص خادم سلسلہ ہیں۔ آپ تقسیم ملک کے بعد سے قادیان میں ہی مقیم ہیں اور سلسلے کی خدمت کر رہے ہیں۔ اب ایک عرصہ سے آپ ایک نہائت تکلیف دہ مرض میں مبتلا ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

جلسہ سالانہ کی ابتداء ۱۸۹۱ء میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قادیان میں فرمائی تھی۔ یہ مبارک اجتماع سالہا سال تک اسی مقدس مقام پر ہوتا رہا۔ اور جماعت کی ترقی کے ساتھ ساتھ اس اجتماع کی حاضری میں بھی زیادتی ہوتی گئی۔

۱۹۴۷ء کے پرآشوب زمانہ میں جماعت مشرقی پنجاب بالخصوص مرکز کی کثیر تعداد خدائی پیشگوئیوں کے ماتحت پاکستان کی طرف ہجرت کر گئی۔ اور ہجرت کے بعد قادیان کا پہلا جلسہ سالانہ ابتدائی سالوں کی طرح مسجد اقصےٰ میں ہوا۔ جس کی حاضری صرف درویشان قادیان پر مشتمل تھی۔ اس جلسہ کے پیغام میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:-

"میں آسمان پر خدا تعالیٰ کی انگلی کو احمدیت کی فتح کی خوشخبری لکھتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ جو فیصلہ آسمان پر ہو زمین اسے رد نہیں کر سکتی۔ اور خدا کے حکم کو انسان بدل نہیں سکتا۔ سو تسلی پاؤ اور خوش ہو جاؤ۔ اور دعاؤں روزوں اور انکساری پر زور دو۔ اور بنی نوع انسان کی ہمدردی اپنے دلوں میں پیدا کرو۔ کہ کوئی مالک اپنا گھوڑا بھی کسی ظالم سائیس کے سپرد نہیں کرتا۔ اسی طرح خدا بھی اپنے بندوں کی باگ ڈور انہی کے ہاتھ میں دیتا ہے جو بخشتے ہیں اور چشم پوشی کرتے ہیں اور خود تکلیف اٹھاتے ہیں۔ تاکہ خدا کے بندوں کو آرام پہونچے۔"

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحمت کی ہوائیں چلائیں۔ اور غیر معمولی مخالفانہ ماحول آہستہ آہستہ درست اور موافق ہونا شروع ہوا۔ سرکاری افسران کے سلوک میں بھی بفضلہ تعالیٰ جماعت کے پرامن رویہ کو دیکھتے ہوئے کافی حد تک تبدیلی پیدا ہوئی۔ ازاں بعد ۱۹۴۸ء سے ہمارا جلسہ پرانے زنانہ جلسہ گاہ میں منعقد ہوتا ہے۔ جس میں علاوہ ہندوستان اور پاکستان کے احمدی احباب کے بہت سے سکھ اور ہندو متلاشیان حق بھی شامل ہوتے ہیں اور جلسہ کی حاضری ۴۔۵ ہزار افراد تک پہونچ جاتی ہے۔

اس مختصر مضمون میں ان نشانات اور سماوی تائیدات کا ذکر کرنا ممکن نہیں۔ جو اس دوران میں مرکز قادیان کے احمدیوں کے لئے ظہور پذیر ہوئیں۔ اور جن کی وجہ سے غیر معمولی اور پرخطر حالات، کافی حد تک معمول پر آ گئے۔ اور سازگار فضا پیدا ہوتی گئی بمثال کے طور پر صرف ایک واقعہ قارئین کرام کے لئے پیش کرتا ہوں:-

میونسپل انتخابات

مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی جماعت قادیان تقریباً ۱۵۔۱۶ سال سے میونسپل کمیٹی کے ممبر چلے آتے تھے۔ تقسیم ملک سے پہلے چونکہ اکثر محلہ جات میں فالعمۃ احمدی آبادی تھی۔ اس لئے ان محلہ جات میں احمدی احباب ہی ممبر منتخب ہوتے تھے لیکن تقسیم ملک اور ہجرت کے بعد قادیان کے صرف ایک محلہ میں تین صد سے کچھ اوپر احمدی افراد رہ گئے۔ اور یہ احمدی آبادی بھی دو وارڈوں میں تقسیم ہو گئی۔ ایک وارڈ میں ڈیڑھ صد کے قریب اور دوسرے وارڈ میں ۵۰۔۶۰ کے قریب احمدی باشندے تھے:-

چونکہ ہماری جماعت کے لئے قادیان کی میونسپل کمیٹی میں نمائندگی نہائت ضروری تھی اور نئے حالات کے ماتحت حکومت نے احمدیوں کا کوئی ممبر نامزد نہ کیا تھا (حالانکہ جماعت کی اکثریت کے زمانہ میں احمدیوں نے خوشی سے سکھوں کا ایک نمائندہ کمیٹی میں نامزد کروا کر اقلیت کے حقوق کو محفوظ کیا تھا) اس لئے ضروری سمجھا گیا کہ میونسپل انتخاب میں اس وارڈ میں جہاں احمدی ووٹرز کی تعداد ڈیڑھ صد کے قریب ہے، احمدی امیدوار کھڑا کیا جائے۔ چنانچہ مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل کو وارڈ نمبر ۵ میں احمدی امیدوار کے طور پر کھڑا کیا گیا۔

انتخابی پوزیشن

اس وارڈ میں ووٹروں کی کل تعداد ۴½ سو کے قریب تھی۔ جن میں سے غیر مسلم ووٹر اکثر پناہ گزین تھے۔ اور چونکہ تکلیف دہ حالات میں وہ قادیان آئے تھے۔ اس لئے ان کے قلب و ذہن طبعی طور پر ہمارے متعلق صاف نہ تھے۔ اور ان میں سے بعض ایسے تھے۔ جو اپنی مجالس میں ہمارا ذکر بھی گوارا نہ کرتے تھے۔ چہ جائیکہ ہماری امداد کرتے یا ہمیں ووٹ دیتے۔ علاوہ ازیں ہمارا مدمقابل امیدوار بھابڑہ قوم سے تعلق رکھتا تھا۔ اور اس وارڈ میں غیر مسلموں کی اکثریت بھابڑہ قوم کی ہی تھی۔

ان حالات میں صرف ڈیڑھ صد احمدی ووٹوں سے ہمارے نمائندہ کی کامیابی ناممکن نظر آتی تھی۔ اس خدشہ اور بے سروسامانی کی حالت کے پیش نظر نظارت امور عامہ قادیان کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں حالات کی وضاحت کرتے ہوئے درخواست دعا کی گئی۔ جس کے جواب میں مندرجہ ذیل چٹھی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طرف سے موصول ہوئی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ربوہ
H. 417
4.5.53

مکرمی و محترمی ناظر صاحب امور عامہ قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ کی چٹھی نمبری م-۸/۳۲۵۱ مورخہ ۱۵-۴-۵۳ بابت میونسپل انتخابات قادیان موصول ہوئی جس پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے مندرجہ ذیل ارشاد موصول ہوا۔ جو آپ کی اطلاع کے لئے ارسال ہے۔

"اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور فرمائے گا۔"

والسلام

(دستخط) مرزا بشیر احمد"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان الفاظ کے پہلے حصہ میں دعا کی گئی تھی۔ اور آپ کے الفاظ "فضل فرمائیگا" میں پیشگوئی تھی۔ کہ اگرچہ حالات کلی طور پر نامساعد اور تشویشناک ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے کامیابی کی صورت پیدا فرما دے گا:-

---

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

استخارہ کے بغیر کوئی سفر جائز نہیں

"بجز استخارہ کے کوئی سفر جائز نہیں۔ ہمارا اس میں طریق یہ ہے کہ اچھی طرح وضو کرکے دو رکعت نماز کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ پہلی رکعت میں سورہ قل یا ایھا الکٰفرون پڑھیں۔ یعنی الحمد تمام پڑھنے کے بعد ملا لیں جیسا کہ سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری سورۃ ملایا کرتے ہیں۔ اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھ کر سورۂ اخلاص یعنے قل ھو اللہ احد ملا لیں۔ اور پھر التحیات میں اخیر میں اپنے سفر کے لئے دعا کریں۔ کہ یا الٰہی میں تجھ سے کہ تو صاحب فضل اور خیر ہے۔ اور قدرت ہے۔ اس سفر کے لئے سوال کرتا ہوں۔ کیونکہ تو عواقب امور کو جانتا ہے۔ اور میں نہیں جانتا۔ اور تو ہر ایک امر پر قادر ہے۔ اور میں قادر نہیں سو یا الٰہی اگر تیرے علم میں یہ بات ہے کہ یہ سفر سراسر میرے لئے مبارک ہے میری دنیا کے لئے میرے دین کے لئے اور میرے انجام کے لئے اور [illegible] (مکتوبات احمدیہ جلد ۵)

انتخابی جدوجہد

اسی دوران میں جب ایک طرف ناموافق حالات کو دیکھ کر ہمارے دل بیٹھ رہے تھے اور دوسری طرف سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے امید افزا الفاظ سے ہماری ڈھارس بندھ رہی تھی۔ انتخابی جدوجہد تیز ہو گئی۔ ہمارے نمائندہ کے پاس کنویسنگ کے لئے کوئی موثر ذریعہ نہ تھا۔ لیکن مخالف امیدوار ہر طرح اپنے اثر کو وسیع کر رہا تھا۔ اسی ضمن میں ایک دن ان کی طرف سے اپنے ہمدردوں اور ساتھیوں کی ایک میٹنگ بلائی گئی۔ جس میں موثر طریق پر اپنے حق میں پروپیگنڈا کیا گیا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ ان کی تقریر اور دلائل کا حاضرین پر بہت اثر ہو چکا ہے۔ اور ان کو ووٹ ملنے یقینی ہیں تو جوشِ خطابت میں ان کے منہ سے اس قسم کے الفاظ نکل گئے:۔

"میں نے تم لوگوں پر ہر طرح سے احسان کیا ہے اور تم میں سے ہر فرد کے ساتھ حسن سلوک کیا ہے۔ اب میرا حق ہے کہ تم سے زبردستی ووٹ حاصل کروں بلکہ اگر میں جوتے مار کر بھی ووٹ لوں۔ تو حق بجانب ہوں"۔

جونہی یہ فقرات جو الٰہی تصرف کے ماتحت ان کے منہ سے نکلے تھے۔ انہوں نے کہے تو اجلاس میں سے کئی منچلے جوان اظہار نفرت کرتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور کہنے لگے۔

"ہم تیرے باپ کے گھر سے نہیں کھاتے کہ تو ہمیں جوتے مارے گا۔ ہم اپنے ووٹ کوئیں میں پھینک دیں گے۔ مولوی عبدالرحمٰن کو دیدیں گے۔ لیکن تجھے ہرگز نہ دیں گے"۔

اجلاس میں ان الفاظ سے ایک افراتفری پڑ گئی۔ اور وہ امیدوار جو "انا ولا غیری" کا ڈنکا بجا رہا تھا۔ عجیب الجھن میں پڑ گیا اس موقعہ پر ہماری طرف سے بھی مناسب جدوجہد اور کوشش کی گئی۔ اور جماعت کی رواداری اور رفاہ عامہ کے کام اور دوسری خدمات کو لوگوں کے سامنے رکھا گیا۔

انتخاب کا نتیجہ

یہ خدا کے ذوالجلال کے تصرفات ہیں کہ جب پولنگ شروع ہوا۔ تو کئی ایسے لوگ جن سے ہمیں معمولی رسم وراہ اور علیک سلیک کی بھی امید نہ تھی اور جو جماعت کے مخالف اس سے پہلے علانیہ سب وشتم کر چکے تھے۔ جرأت کے ساتھ آگے بڑھے اور ہماری تائید میں ووٹ ڈلوا نے لگے۔

چنانچہ الیکشن کا نتیجہ نکلنے پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے عجیب نشان ظاہر ہوا۔ قادیان کے دوسرے محلوں کے وہ امیدوار جو بہت اثر ورسوخ رکھتے تھے۔ اور جن میں سے ایک قادیان کے نمبردار اور آنریری مجسٹریٹ بھی رہے ہیں۔ دوسرے لوکل کانگریس کمیٹی کے پریذیڈنٹ اور تیسرے ایک بارسوخ زمیندار جو مغربی پنجاب میں ذیلدار تھے کامیاب نہ ہو سکے۔ لیکن اس کے برعکس احمدیہ جماعت کا نمائندہ جس کی کامیابی بظاہر ناممکن نظر آتی تھی۔ اور جو بے سروسامان تھا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے کامیاب ہوا۔ اور اب تک میونسپل کمشنر ہے۔ فالحمد للہ علےٰ ذالک

اس انتخاب میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک اور فضل ہوا کہ وارڈ نمبر ۶ جس میں ہمارے ساٹھ کے قریب ووٹ تھے کا امیدوار بھی جس کی ہم نے تائید کی تھی باوجود شدید مخالفت کے کامیاب ہو گیا۔ فالحمد للہ علےٰ ذالک۔

یہ اللہ تعالےٰ کی متواتر اور پیہم تائید ونصرت ہی ہے جس کی وجہ سے مٹھی بھر احمدی اپنے مرکز میں غیر معمولی حالات میں رہ کر اعلائے کلمۃ اللہ کر رہے ہیں۔ ان کی تبلیغی وتعلیمی سرگرمیاں بھی جاری ہیں۔ ایک ہفتہ وار اخبار اور ماہوار رسالہ بھی یہاں سے جاری ہے اور ہندوستانی جماعتوں کی نگرانی کا کام بھی بفضلہ تعالےٰ پوری کوشش سے ہو رہا ہے۔ فالحمد للہ علےٰ ذالک

خدا تعالےٰ اپنے فضل سے اس کوشش کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

فائدہ کیا ہے بدگمانی کا

"کیا بھروسہ ہے زندگانی کا" — اور دو روز کی جوانی کا

آؤ ہم بھی جہاں میں کام کریں — دینِ یزداں کی ترجمانی کا

تیرا واقف ہوں ایک مدت سے — شکریہ تیری مہربانی کا

کس طرح کر سکو گے تم انکار — اب نشاناتِ آسمانی کا

چھوڑ دے چھوڑ دے خدا کیلئے

فائدہ کیا ہے بدگمانی کا

امین اللہ خان سالک

ضروری اعلان

شوریٰ انصار میں جس کو قریباً دو ماہ ہونے کو ہیں فیصلہ ہوا تھا کہ ہر ایک انصار سے تعمیر دفتر کے لئے تین سال تک ایک روپیہ فی رکن انصار وصول کیا جایا کرے۔ اسی طرح آئندہ ہونے والے انصار کے سالانہ اجتماعوں کے لئے ۱ر ماہوار یعنی ۱۲ آنے سالانہ ہر ایک انصار سے علاوہ انصار کے ماہواری چندہ کے جو نصف پائی فی روپیہ (بشرطیکہ ۲ر ماہوار سے کم نہ ہو) پہلے سے مقرر ہے۔ وصول کرنے کا فیصلہ ہوا تھا۔

شوریٰ کے فیصلہ جات تمام مجالس انصار اللہ کے زعماء صاحبان کو بھجوائے جا چکے ہیں۔ اخبار الفضل میں شوریٰ کے فیصلوں کی روئیداد شائع ہو چکی ہے دفتر سے بذریعہ اعلانات تاکید ہو چکی ہے کہ تعمیر دفتر انصار اللہ کا چندہ جلد تر فراہم کر کے مرکز میں داخل خزانہ کرائیں اسی طرح اجتماع انصار اللہ کے چندے کے لئے بھی تاکید کی جا چکی ہے لیکن زعماء صاحبان نے اس بارے میں پوری توجہ سے فراہمی چندہ تعمیر دفتر وغیرہ کے لئے کام شروع نہیں کیا۔

چونکہ تعمیر دفتر کا کام جلد شروع کیا جانا ہے تا آئندہ ہونے والے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر انصار کا اپنا دفتر تیار شدہ پہلے سے موجود ہو لہٰذا زعماء صاحبان انصار اور نمائندگان شوریٰ انصار کا فرض ہے۔ کہ حسب فیصلہ شوریٰ بہت جلد چندہ تعمیر دفتر انصار اللہ کم از کم ایک روپیہ فی رکن انصار وصول کر کے بمد تعمیر دفتر انصار بنام افسر صاحب امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ بھجوا کر داخل خزانہ فرمائیں۔ اسی طرح ماہوار چندہ انصار کے علاوہ ۱ر ماہوار یعنی ۱۲ر سالانہ چندہ اجتماع انصار اللہ بھی وصول کر کے بھجوانے کا التزام فرمادیں۔

(قائد انصار اللہ مرکزیہ)

ربوہ میں چند یوم

از مکرم اقبال شاہ خانصاحب لاہور

مندرجہ ذیل مضمون ایک غیر احمدی دوست مکرم اقبال شاہ خان صاحب نے لکھا ہے۔ اس مضمون میں انہوں نے اپنے ان ذاتی تاثرات کا اظہار کیا ہے۔ جو جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر ربوہ آکر انہوں نے حاصل کئے۔ (ادارہ)

ایک عرصہ سے میری یہ دلی تمنا اور خواہش تھی۔ کہ میں ربوہ میں جاکر خود اپنی آنکھوں سے ان چیزوں کا بغور مشاہدہ کروں۔ جن کی بابت ہر طبقہ میں طرح طرح کی روایتیں مشہور ہیں۔ مثلاً یہ کہ احمدیوں نے قادیان اور ربوہ میں جنت اور دوزخ بنائی ہوئی ہیں۔ اور وہاں پریاں اور حوریں رہتی ہیں۔ احمدی مرزا صاحب کے نہ ماننے والوں کو کافر سمجھتے اور کہتے ہیں۔ اور ان کا خدا ربوہ میں رہتا ہے وغیرہ وغیرہ اس قسم کی اور بہت سی روایتیں مشہور ہیں۔ اور میں نے خود بہت سے غیر احمدی حضرات سے اسی قسم کی بے بنیاد باتیں سنی ہیں۔ جن کو کہ عقل تسلیم نہیں کرتی۔ جب میں ان باتوں کو سنتا تو میرا اشتیاق اور بڑھتا تھا۔ چنانچہ میں نے مصمم ارادہ کر لیا۔ کہ جب کبھی موقع ملا۔ میں ان کی اصلیت معلوم کروں گا۔

ہر سال دسمبر کے آخری ہفتے میں ربوہ میں جلسہ سالانہ ہوتا ہے۔ جس میں ہزاروں کی تعداد میں احمدی اور غیر احمدی شرکت کرتے ہیں۔

اس دفعہ مجھے بھی اس جلسہ میں شرکت کا موقعہ ملا۔ میں اپنے ایک احمدی دوست کے ہمراہ ربوہ گیا تھا۔ میں ایک غیر جانبدار مسلمان کی حیثیت سے اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ کہ میں نے جو کچھ بھی وہاں دیکھا۔ خدا کو حاضر و ناظر جان کر اس کو صحیح صحیح عوام کے سامنے رکھوں۔ تاکہ وہ غلط فہمیاں دور ہو سکیں۔ جو ان میں اس جماعت کے متعلق پیدا ہو چکی ہیں۔

ہمارا مذہب اسلام ہمیں اجازت دیتا ہے۔ کہ ہم ہر مذہب اور طبقہ کا صحیح طور سے مطالعہ کریں۔ اور پھر اپنی عقل اور دماغ سے اس کے اچھا اور برا ہونے کا فیصلہ کریں۔ نہ کہ تعصب سے یونہی برا بھلا کہیں۔ اب میں اپنے مشاہدات کا ذکر کرتا ہوں۔

جلسہ کے ایام میں ربوہ میں اہالیانِ ربوہ کی طرف سے ہر خاص و عام کے لئے (خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی) قیام اور طعام کا مفت انتظام ہوتا ہے۔ اور اسی مقصد کے لئے ربوہ کے اکثر مکانات۔ کالج سکول اور دفاتر کی عمارات خالی کروا دی جاتی ہیں۔ ربوہ میں آنے والوں کا استقبال کرنے کے لئے جماعت کی طرف سے اسٹیشن اور بس کے اڈہ پر مجلس خدام الاحمدیہ کے کارکن موجود ہوتے ہیں۔ جو ان کو مہمان خانوں میں یا جہاں انہوں نے جانا ہوتا ہے۔ پہنچاتے ہیں۔

میں چونکہ اپنے دوست کے ہمراہ گیا تھا۔ اس لئے انہی کے ساتھ ان کے ایک مقامی عزیز کے ہاں ٹھہرا۔ گو مکان مختصر تھا۔ اور مہمان زیادہ۔ لیکن اس کے باوجود بھی ان لوگوں نے میری رہائش کا نہایت معقول انتظام کیا اور اس بات کا ثبوت دیا۔ کہ "مسلمان کے دل میں جگہ ہوتی ہے۔" جس کے لئے میں ان کا نہایت ممنون ہوں۔

۲۶؍دسمبر ۱۹۵۵ء کو جلسہ کا پہلا دن تھا۔ اور لوگ صبح سے ہی جلسہ گاہ میں جمع ہو رہے تھے۔ جلسہ تقریباً سوا نو بجے تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا۔ افتتاحی تقریر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی تھی۔ آپ کی تقریر کے بعد دیگر حضرات نے تقاریر کیں۔ اور اس طرح یہ جلسہ تقریباً پونے ایک بجے تک ہوتا رہا۔ یہ پہلی نشست تھی۔ ظہر کی نماز کے بعد دوسری نشست ہوئی۔ جو تقریباً ۵ بجے تک رہی۔ خود خلیفہ صاحب اور دیگر حضرات کی تقریریں نہایت شائستہ اور قرآن و سنت کے دائرہ میں تھیں۔ اسی طرح مختلف عنوانات پر یہ سلسلہ ہائے تقاریر ۲۸؍دسمبر تک رہا۔

تقاریر کے دوران بھی ان لوگوں نے نہایت ادب خلوص اور محبت کا ثبوت دیا۔ کسی تقریر یا برتاؤ سے یہ ظاہر نہیں ہوا۔ کہ احمدی غیر احمدیوں کو کافر کہتے ہیں۔ بلکہ انہوں نے بارہا اور صاف الفاظ میں یہ ظاہر کیا۔ کہ خدا رسول اور قرآن کو ماننے والے سب بھائی ہیں۔ غیر احمدی مسلمان بھی تمہارے بھائی ہیں۔ فرق تھوڑا سا عقائد میں ہے۔ بنیادی عقائد اور اصول ایک ہی ہیں۔ ان میں کوئی فرق نہیں۔ نیز انہوں نے مرزا غلام احمدؑ صاحب کی کتب سے حوالہ جات دیتے ہوئے ثبوت دیا۔ کہ مرزا صاحب نے خود بھی کبھی کسی غیر احمدی کو کافر کے نام سے نہیں پکارا۔ انہوں نے بتایا۔ کہ ہم پر الزام لگایا جاتا ہے۔ کہ ہم غیر احمدیوں کو کافر کہتے ہیں۔ یہ محض بہتان ہے۔

شروع سے آخر تک ان سب حضرات کی تقریروں کا لب لباب حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعریف۔ فوقیت اور بڑائی رہا۔ ان حضرات نے خود اپنی تقاریر میں اس بات کا اعتراف کیا۔ کہ مرزا غلام احمدؑ صاحب حضور رسول مقبول کی شریعت کے تابع اور آپؐ کے غلام تھے۔

گویا ان لوگوں کے قول و فعل کسی سے بھی یہ پتہ نہیں چلا۔ جس سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شانِ مبارک میں کوئی گستاخی یا کمی واقع ہوتی ہو۔ یا یہ کہ مرزا غلام احمدؑ صاحب کوئی نیا دین یا اصول پیش کرتے ہوں۔

ہم اگر تعصب کے جامہ کو اتار کر بغور مشاہدہ و مطالعہ کریں۔ تو ہم کو کہنا پڑیگا۔ کہ صحیح اسلام کی جھلک ربوہ میں ملتی ہے۔ مثلاً ربوہ میں نماز کی سختی سے پابندی کی جاتی ہے۔ آج کل کے مسکرات و سینما وغیرہ نہایت سختی سے منع کئے گئے ہیں۔ حتیٰ کہ سگریٹ نوشی کو بھی بری نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اکثر لوگ کھانا مہمان خانوں کی بجائے ہوٹلوں میں کھاتے تھے میں نے ایک چیز کا بغور مشاہدہ کیا۔ کہ ہوٹل والے گاہکوں کے پیسوں کا حساب نہیں رکھتے تھے۔ ان کا کہنا تھا۔ کہ یہاں کوئی بے ایمانی نہیں کر سکتا۔ جس قدر کھاؤ۔ خود اپنا حساب کر دو۔ چنانچہ میں نے دیکھا۔ کہ کوئی گاہک بھی ایک پیسہ کی بے ایمانی نہیں کرتا تھا۔ اور سب اپنی اپنی جگہ مطمئن تھے۔

اس موقعہ پر ہزاروں کی تعداد میں مستورات بھی شرکت کرتی ہیں۔ پردہ میں رہتے ہوئے آزادی کے ساتھ اپنے اپنے کاموں میں مشغول رہتی ہیں۔ اور مردوں کے دوش بدوش چلتی پھرتی نظر آتی ہیں۔ مستورات کا احترام کیا جاتا ہے۔ مستورات کے جلسہ کا الگ انتظام اور پروگرام ہوتا ہے۔

موجودہ خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نہایت ہی نیک کردار کے مالک ہیں۔ جماعت کے ہر کام میں آپ کو دخل ہے۔ [illegible] اور آپ کی مرضی کے خلاف ایک قدم بھی نہیں اٹھایا جاتا۔ اور یہ نہایت اچھی بات ہے۔ کہ کسی ایک کو اپنا امیر اور سرپرست مان کر اس کی قیادت میں ہر کام کیا جائے۔

جماعت کے افراد میں سے اگر کسی سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے۔ تو خلیفہ کی طرف سے اسے باقاعدہ سزا ملتی ہے۔ جو کہ اصلاحی سزا ہوتی ہے۔ چھوٹی موٹی غلطی پر مقاطعہ کی سزا دی جاتی ہے۔ ہاں مجھے یاد آیا۔ میرے عزیز دوست نے مجھے ایک استفسار پر بتایا۔ کہ ان کے عزیز (جن کے ہاں میں قیام پذیر تھا) جو کہ نظارت میں کام کرتے ہیں۔ ان کو ایک دفعہ سات دن کے مقاطعہ کی سزا ملی تھی۔ چنانچہ ایک ہفتہ تک ان سے کسی نے بھی بات تک نہ کی۔ دوست۔ احباب تو الگ ان کے بیوی بچوں نے بھی ان سے گفتگو نہ کی۔ میرے خیال میں یہ اصلاح کا ایک اچھا طریقہ ہے۔ کیونکہ انسان اس طرح اپنی خطا پر جو کہ اس سے سرزد ہوئی ہوتی ہے۔ پشیمان ہوتا ہے۔ اور آئندہ کے لئے محتاط ہو جاتا ہے۔

جہاں تک جنت و دوزخ کا سوال ہے۔ تو اس میں ذرہ بھر بھی حقیقت نہیں۔ محض لوگوں کو دھوکہ دینے اور بدظن کرنے کے لئے ایسی بات مشہور کی گئی ہے۔ میں نے اس کے متعلق اپنے دوست سے کہا۔ تو انہوں نے مجھے بتایا۔ کہ جنت دوزخ تو کوئی نہیں۔ البتہ ایک قبرستان ہے (قادیان میں) جس کا نام بہشتی مقبرہ ہے۔ یہ قبرستان ان لوگوں کے لئے مخصوص ہے۔ جو وصیت کرتے ہیں۔ وصیت کی بڑی سخت شرائط ہیں۔ جو ان شرائط کو پورا کرے۔ صرف وہی اس میں دفن کیا جاتا ہے۔ اہم شرائط یہ ہیں کہ وہ نماز روزہ کا پابند ہو۔ جماعت کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار رہو۔ جماعتی احکام کی پابندی کرتا ہو۔ وصیت کرنے والا اپنی آمد اور جائیداد کا کچھ حصہ جماعت کے لئے وقف کر دیتا ہے۔ آمد کا جو حصہ وقف کیا ہو۔ اسے باقاعدگی سے ادا کرتا رہا ہو۔ تب جا کر وہ اس بات کا حقدار ٹھہرتا ہے۔ کہ وہ اس میں دفنایا جائے۔ مندرجہ بالا شرائط کو پورا نہ کرنے والے کی وصیت منسوخ کر دی جاتی ہے۔ یعنی وصیت کرنے والا اسلام کے اصولوں کا ایک چلتا پھرتا نمونہ ہونا چاہیئے۔ یہ ہے وہ جنت جس کے متعلق طرح طرح کی روایات مشہور ہیں۔

اعمال و اخلاق۔ قول و فعل کے اعتبار سے میں نے ربوہ میں کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی۔ جو اسلامی اصولوں اور احکامات کے خلاف ہو۔ غرض تمام غلط اور بے بنیاد روایات مشہور ہیں۔ جن کا مقصد صرف اور صرف ان کے جذبات کو ٹھیس لگانا ہے۔ اور کچھ نہیں۔

تمام لجنات توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے رسالہ مصباح کے متعلق فرمایا ہے "پھر عورتوں کا رسالہ مصباح ہے۔ ہماری عورتوں کو کثرت کے ساتھ اس کا خریدار بننا چاہیئے۔ میں سمجھتا ہوں۔ اگر عورتیں بیدار ہوں۔ اور اپنی ذمہ داری کو سمجھیں۔ تو اس کی اشاعت بیس پچیس ہزار ہونی چاہیئے۔"

حضرت اقدس کے تازہ ارشاد کے مدنظر تمام لجنات کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی بیداری اور ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے اس کی اشاعت کے لئے کما حقہٗ کوشش کریں۔ حلقہ خریداری کو وسیع کریں۔ اور اپنی مساعی جمیلہ سے دفتر کو بھی مطلع کریں۔

چندہ سالانہ صرف پانچ روپیہ ہے۔ (مدیرہ مصباح ربوہ)

مغربی پاکستان کیلئے وعدوں کی آخری تاریخ ۳۱ جنوری ہے

میں وقت پر امراء وصدر صاحبان کو یاد دلایا جا رہا ہے کہ مغربی پاکستان کے لئے وعدوں کی آخری میعاد ۳۱ جنوری ہے۔ اس کے بعد صرف وہی وعدے لئے جائیں گے جن کو کسی بیماری یا سفر کی وجہ سے دیر ہوئی ہے یا وہ جن کو تحریک جدید کا کسی نے علم نہیں دیا جیسے کہ اب نئے جماعت میں شامل ہونے والے دوست ہیں ایسے احباب کے وعدے دوران سال میں بھی لئے جائیں گے۔ پس جماعتیں اور براہ راست وعدہ کرنے والے احباب اس وقت کو غنیمت سمجھیں اور بیرون ممالک میں جو اسلام کی اشاعت ہو رہی ہے۔ اس میں شامل ہونے سے ایک بھی احمدی باہر نہ رہے۔

"پس اے دوستو!!! مرنے سے پہلے اور وقت کے ہاتھ سے نکل جانے سے پہلے اس تحریک میں حصہ لو کہ اس امت پر پھر یہ دن نہیں آئیں گے"

اس سال امراء وصدر صاحبان جہاں یہ ذمہ داری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خصوصیت سے عائد کی ہے کہ وہ وعدوں کی فہرست کی تکمیل اور اس کی بر وقت وصول کے ذمہ دار ہیں۔ وہاں جماعتوں کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئیے کہ ان کے وعدے گذشتہ سال سے ڈیوڑھے ہو جائیں۔ چنانچہ جماعت گوکیکی سے پیر محمد اکبر صاحب سیکرٹری مال جماعت کی فہرست میں ا۔

پیر بشیر عالم بی۔اے۔ بی۔ٹی معہ اہلیہ صاحبہ۔ پیر محمد عبد اللہ صاحب۔ چوہدری سردار خاں صاحب پریذیڈنٹ میاں فتح عالم صاحب دھاروڑوالہ۔ اور میاں نورالدین صاحب دھاروڑوالہ کے وعدے تو گذشتہ سال سے ڈیوڑھے ہیں۔ اور یہ دوست اپنا وعدہ کا اکثر حصہ ادا بھی کر چکے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء اور ان کا اقرار ہے کہ یہ وعدے اپریل میں پورے ادا کر دئیے جائیں گے۔ اس جماعت میں دفتر دوم کی مکمل فہرست اور دفتر اوّل کے دو تین نام بھی ابھی آنے والے ہیں۔

جماعتوں کو ہوشیار ہو جانا چاہئیے۔ یہ تھوڑا سا وقت غفلت اور سہل انگاری میں گذر جائے۔ بعض احباب جو وعدے کر چکے ہیں وہ دریافت کرتے ہیں کہ سابقون میں آنے کے لئے اس سال کے وعدے کب تک پورے کر لینے چاہئیں۔ مکمل وعدے دینے والے احباب ۳۱ مارچ تک اپنے وعدے سو فی صدی پورے کریں تو ان کے نام حضرت اقدس کے حضور دعا کے لئے پیش کرنے کا ارادہ ہے۔ چنانچہ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب پنشنر ربوہ جن کا وعدہ اس سال میں باوجود پنشنر اور سارے چندے ملا کر وہ اپنی آمد سے ½ حصہ مستقل طور پر ادا فرماتے ہیں ۳۰ فیصدی اضافہ سے ہے جس کی تفصیل یہ ہے وہ ادا کرنے کے لئے دریافت فرماتے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر صاحب خود	۴۲/-/-	محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ ایم۔اے	۴۰/-/-
محترمہ اہلیہ ″	۲۱۔۔۔	محترمہ نعیمہ بیگم صاحبہ ایم۔اے	۳۶/-/-
والدین مرحوم	۶۔۔۔	خورد بچگان	۶/-/-
ڈاکٹر محمد احمد صاحب پسر	۵۲۔۔۔	روپے	۲۷۸۔۔۔
محترمہ زینب بیگم صاحبہ بنت	۵۵۔۔۔		

پس جماعتیں نہ صرف ۳۱ جنوری تک وعدوں کی تکمیل فرمائیں بلکہ ۳۱ مارچ تک وعدے پورے کرنے کا بھی فکر رکھیں اللہ تعالیٰ توفیق بخشے آمین

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

تبدیل شدہ بستر کے متعلق اطلاع

میں ۲۹-۱۲-۵۵ کو صبح ½۹ بجے کی لاری پر بعزم سیالکوٹ براستہ گوجرانوالہ روانہ ہوا۔ وہ بس ۱۲ بجے کے قریب گوجرانوالہ پہنچی۔ میرا بستر یا تو گوجرانوالہ یا سیالکوٹ (جہاں لاری قریباً ½۱ بجے پہنچی) تبدیل ہو گیا ہے۔ جو بستر مجھے ملا ہے اس میں کانسی کا کٹورا اور رضائی پر محمد ابراہیم لکھا ہوا ہے۔ میرے بستر میں کمبل اور اونی ٹوپی ہے۔ یہ چیزیں میں نے نشانی کے طور پر لکھ دی ہیں۔ جن صاحب کے پاس ہو وہ میرے ساتھ خط وکتابت کر سکتے ہیں۔ (چوہدری) سلطان علی پنشنر بھاگو وال ڈاکخانہ خاص براستہ سیالکوٹ سٹی تحصیل وضلع سیالکوٹ

پتہ مطلوب ہے

میاں عبد الکریم صاحب ولد میاں عبد الجلیل صاحب بھاگلپوری سابق درویش قادیان کا ایڈریس درکار ہے۔ جو دوست ان کے ایڈریس سے آگاہ ہوں وہ نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں۔ ناظر بیت المال ربوہ

(۵) ان کی صحت کاملہ کیلئے احباب جماعت درد دل سے دعا فرمائیں اہلیہ عبد الرب غیرت انسپکٹر بیت المال ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی ربوہ رونگ کلب

گذشتہ سال بڑی بڑی شہری مجالس کو تحریک کی گئی تھی کہ ربوہ رونگ کلب کے لئے کم از کم ایک کشتی بطور عطیہ دیں اور ایسی کشتی کا نام مجلس متعلقہ کے نام پر رکھا جائے گا تاکہ جہاں یہ طریق متعلقہ مجلس کے لئے دعا وہاں دوسری جملہ مجالس کے لئے تحریک کا موجب ہوتا رہے گا۔ چنانچہ اس تحریک پر مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کی طرف سے ۳۵۰/- روپے کے وعدہ کی اطلاع موصول ہوئی تھی اور اب اس سلسلہ میں چیک بھی موصول ہو گیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

لہٰذا تمام احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کی اس سال قربانی کو ان کے لئے بیش از بیش خدمات کا موجب بنائے اور دوسری جملہ مجالس کو ان کی تقلید کی توفیق بخشے آمین۔ مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

حضرت مولوی عبد الرحیم صاحب درد مرحوم رضی اللہ عنہ کے احباب کی خدمت میں ایک گذارش

میرے بڑے بھائی حضرت مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم۔اے مرحوم رضی اللہ عنہ سے جن احباب کو تعارف حاصل تھا۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اگر ان کو کوئی ایسا واقعہ یاد ہو جس سے محترم بھائی صاحب کی زندگی پر روشنی پڑتی ہو تو وہ ازراہ مہربانی اسے لکھ کر مجھے ارسال فرمائیں اور ساتھ ہی ان امور کا ضرور ذکر کریں کہ:۔ (۱) آپ کو برادرم کے ساتھ کیسا اور کیسے تعارف حاصل ہوا۔

(۲) برادرم کی کس خوبی نے آپ کی توجہ کو اپنی طرف کھینچا۔

(۳) برادرم کو آپ کے ساتھ کوئی کام پڑا ہو یا آپ کو کسی سلسلہ میں ان سے ملنے کا اتفاق ہوا ہو تو اس کا بھی ذکر فرمائیں۔

اہل قلم حضرات خاص طور پر مخاطب ہیں۔ اگر دیگر احباب بھی ان امور پر روشنی ڈال سکیں تو از حد ممنون ہوں گا۔ برکت اللہ سب پوسٹ ماسٹر لالیاں ضلع جھنگ

ولادت

مکرمی چوہدری محمد نذیر احمد صاحب ضلعدار پیپلاں وپریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لیاقت آباد کے ہاں ۵۶-۱-۶ اور ۵۶-۱-۷ کی درمیانی شب کو اللہ تعالیٰ نے لڑکی عطا فرمائی ہے۔ احباب بچی کی درازی عمر اور خادم دین بننے کیلئے دعا فرمائیں۔ (سید مقصود احمد بخاری)

درخواستہائے دعاء

(۱) قبلہ والد بزرگوار مرزا افضل بیگ صاحب جو کہ پرانے صحابہ میں سے ہیں قریباً تین چار ماہ سے مختلف عوارضات سے بیمار ہیں اور بہت لاغر ہو چکے ہیں۔ ڈاکٹروں نے پھیپھڑوں کی جھلی میں پانی اور جگر کی سوزش بتائی ہے احباب جماعت ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(مرزا ورشد بیگ مینجر گورنمنٹ زراعتی فارم سرگودھا)

(۲) میرے چچا ملک شیر محمد صاحب عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ نیز میرے والد ملک خیر دین صاحب درویش قادیان بھی بیمار ہیں۔ احباب ہر دو کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(ملک محمد دین خادم کارکن دفتر آبادی ربوہ)

(۳) میرا بھائی چوہدری محمد رفیق شمیم اس سال میٹرک کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے آمین (نفیر احمد)

(۴) میں امسال پانچویں جماعت کا وظیفہ کا امتحان دے رہا ہوں۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے آمین رانا حفیظ احمد

(۵) میرے والد محترم ڈاکٹر عنایت اللہ احمد صاحب کی طبیعت عرصہ دراز سے ناساز ہے احباب ان کی صحت یابی کیلئے دعا کریں۔ انعام اللہ احمد احمدیہ دواخانہ شکارپور سندھ

(۶) بندہ ہسپتال میں بندش پیشاب کے اپریشن کے لئے داخل ہوا ہے۔ احباب اپریشن کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں خادم حسین

(۷) بندہ ان دنوں ایک مقدمہ میں گرفتار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ باعزت بری فرمائے آمین محمد صدیق اے۔ ایس۔ ایم قادرآباد

(۸) میرا لڑکا امسال میٹرک کا امتحان دے رہا ہے بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ سومر خاں سیکرٹری تعلیم محسن آباد

(۹) میرے داماد چوہدری کمال محمد صاحب ساہی بوجہ آنکھوں کے اپریشن کے ہسپتال میں داخل ہیں (۴)

بین الاقوامی تنازعات کے تصفیہ کیلئے ایک عالمی عدالت کا وجود ناگزیر ہے

کراچی روٹری کلب میں چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی تقریر

کراچی ۲۵ جنوری پاکستان کے سابق وزیر خارجہ اور بین الاقوامی عدالت کے جج چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے کل کراچی روٹری کلب کے ایک اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ زمانہ میں بین الاقوامی تنازعات کے پر امن تصفیہ کے لئے اقوام متحدہ کے ایک بنیادی عدالتی ادارہ کا وجود ناگزیر ہے آپ نے کہا بیسویں صدی میں جنگ نہ صرف تہذیب و تمدن بلکہ بنی نوع انسان اور دنیا کے وجود تک کے لئے ایک خطرہ بن کر رہ گئی ہے۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے اپنی بات چیت میں بین الاقوامی عدالت کی تاریخ اور طریق کار پر روشنی ڈالی۔ اور اس کے روزمرہ کے کام کی وضاحت کی۔ آپ نے بتایا کہ اس ادارہ کے ۱۵ جج ہوتے ہیں۔ ہر جج ۹ سال کے لئے منتخب ہوتا ہے۔

مسودہ آئین کا خیر مقدم

بغداد ۲۵ جنوری۔ عراق کے ایک ممتاز سیاسی لیڈر سید محمد مہدی ذبہ نے پاکستان کے مسودہ آئین کی تعریف کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ آئین پاکستانی عوام کی مکمل آزادی اور اقتصادی فارغ البالی و خوشحالی کا ضامن ہے۔ آپ نے آئین کو ان تمام مشکلات کا مناسب ترین حل قرار دیا ہے۔ جو پاکستان کی حکومت کو درپیش تھے آپ نے وزیر اعظم محمد علی اور ان کے رفقاء کو قلیل عرصہ میں ایسا آئین تیار کر لینے پر ہدیہ تبریک پیش کیا ہے۔

کراچی کی ایک اطلاع کے مطابق وزیر اعظم محمد علی کو ملایا۔ جنوبی ویت نام۔ اور مقبوضہ کشمیر سے بھی مبارک کے تار موصول ہوئے ہیں۔ اور اس بات پر مسرت کا اظہار کیا گیا ہے کہ انہوں نے قوم کو ایک قابل قبول اور مناسب آئین پیش کر دیا ہے

شاہ ایران کراچی آئیں گے

کراچی ۲۵ جنوری خیال ہے کہ شاہ ایران کراچی آنے کے متعلق حکومت پاکستان کی دعوت قبول کر لیں گے۔ یاد رہے حکومت پاکستان نے شاہ ایران کو دعوت دی تھی کہ وہ ہندوستان جاتے ہوئے واپسی پر کراچی میں قیام کریں۔ شاہ ایران فروری میں ہندوستان جا رہے ہیں۔ باخبر ذرائع نے توقع ظاہر کی ہے کہ شاہ ایران یہ دعوت منظور کر لیں گے۔ لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وہ ہندوستان جاتے ہوئے یا واپسی پر کراچی آئیں گے۔

ملاقات کے لئے تاریخ اور مقام کا تعین سفارتی ذرائع سے کیا جائے گا۔

اردن کو عرب ممالک کی امداد

دمشق ۲۵ جنوری عرب ممالک کے وزرائے خارجہ کا عنقریب ایک اجلاس منعقد ہو رہا ہے جس میں اردن کو شام۔ مصر۔ اور سعودی عرب کی طرف سے امداد کی پیشکش پر غور کیا جائے گا اجلاس میں اردن کا نمائندہ بھی شامل ہوگا۔ اجلاس میں دوسرے عرب ممالک کو اس منصوبہ میں شرکت کے لئے درخواست کرنے کے معاملہ پر بھی غور کیا جائیگا خیال ہے بعد میں مذکورہ ممالک کے سربراہوں کا ایک اجلاس بھی بلایا جائے گا۔

اردن کی سرحد پر جھڑپ

عمان ۲۵ جنوری ایک سرکاری اعلان کے مطابق اسرائیل کا ایک گشتی دستہ آج چھ میل تک اردن کی حدود میں گھس آیا۔ اور اردن کے حفاظتی دستوں پر گولیاں چلائیں۔ اردن نے اس سلسلہ میں فلسطین کے مشترکہ صلح کمیشن کو شکایت کر دی ہے۔

تونس کو جلد آزادی دینے کا مطالبہ

تونس ۲۵ جنوری۔ اعتدال پسند قوم پرست نو دستور پارٹی کی نیشنل کونسل نے فرانس سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ تونس کو آزادی دینے کی پالیسی کو جلد از جلد عملی جامہ پہنایا جائے۔

دیس مکھ مستعفی ہوگئے

نئی دہلی ۲۵ جنوری ہندوستان کے وزیر خزانہ چنتامن دیس مکھ نے مرہٹی بولنے والوں کا صوبہ بنانے اور اسی میں بمبئی کو شامل کرنے کے مطالبہ کی حمایت میں اپنے عہدہ سے استعفا دے دیا ہے۔

تخفیف اسلحہ کی نئی کوشش

نیویارک ۲۵ جنوری۔ اقوام متحدہ کی تخفیف اسلحہ کمیٹی کے ارکان اس بات پر متفق ہو گئے ہیں۔ کہ ایٹمی ہتھیاروں کے استعمال پر پابندی اور تخفیف اسلحہ کے سوال پر مشرق و مغرب کے مابین جب بھی ممکن ہو بات چیت کے نئے سلسلہ کا آغاز کیا جائے۔ بات م

انجینئری کا معیار بلند کر کے تعمیراتی اخراجات کم کئے جائیں

انسٹی ٹیوٹ آف انجینئرنگ کی سالانہ کانفرنس میں سکندر مرزا کی تقریر

ڈھاکہ ۲۵ جنوری۔ پاکستان کے گورنر جنرل میجر سکندر مرزا نے کل صبح یہاں انسٹیٹیوٹ آف انجینئرنگ کی تیسری سالانہ کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے انجینئروں پر زور دیا کہ وہ کارکردگی بہتر بنا کر تعمیر کی لاگت گھٹانے پر خاص توجہ دیں۔

انہوں نے مزید کہا کہ یہ پاکستان ایسے نئے ملک کے لئے نہایت اہم چیز ہے۔ کیونکہ ہر نئے ملک کی اقتصادی حالت صنعتوں کے پھیلاؤ کی تیز رفتاری سے کافی حد تک متاثر ہوتی ہے۔

گورنر جنرل نے اس انسٹیٹیوٹ جس کی بنیاد آج سے چھ سال قبل رکھی گئی تھی کی خدمات کو سراہا۔ انہوں نے کہا حکومت کو پہلے سے زیادہ انجینئروں کی ضرورت ہے اس لئے اس ادارہ کو چاہیئے کہ وہ ادارہ کی رکنیت بڑھانے اور اعلیٰ معیار قائم کرنے پر خاص توجہ دے۔ گورنر جنرل نے انجینئرنگ سے ٹھوس فائدے حاصل کرنے کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ میجر جنرل سکندر مرزا نے اس ادارہ کی نئی بلڈنگ کا سنگ بنیاد بھی رکھا۔ اس موقع پر جو شاندار تقریب منعقد ہوئی اس میں مشرقی بنگال کے گورنر مسٹر امیر الدین احمد وزیر اعلیٰ ابو حسین سرکار ان کی کابینہ کے اراکین اور ملک کے پانچ سو سے زیادہ انجینئر شریک تھے۔ گورنر جنرل نے اس ادارہ کے لئے تین لاکھ اٹھارہ ہزار روپے کی دائمی گرانٹ منظور کی۔ اس سے پہلے ادارہ کو مرکزی حکومت سے ۵۰ ہزار روپیہ سالانہ گرانٹ ملتی ہے۔

مسٹر محسن علی شاہ سابق صدر انسٹیٹیوٹ نے بتایا کہ نئی بلڈنگ سکندر مرزا کے نام سے موسوم کی جائے گی اور یہ انجینئرز کے لئے ایک سماجی مرکز کی حیثیت رکھے گی تاکہ وہ اس جگہ جمع ہو کر تعمیری کاموں کے لئے اپنی مساعی کو یکجا کر سکیں۔ انسٹی ٹیوٹ انجینئرنگ کے متعلق اعلیٰ معیار کی کتابیں بھی شائع کرتی ہے۔ مسٹر ایم۔ ایچ حسن انسٹی ٹیوٹ کے لئے صدر منتخب ہوئے ہیں۔

بنگلور میں اقتصادی کمیشن کا اجلاس شروع ہوگیا

بنگلور ۲۵ جنوری۔ اقوام متحدہ کے اقتصادی کمیشن برائے ایشیا و مشرق وسطیٰ کی کونسل کا تیرھواں اجلاس کل بنگلور میں شروع ہوگیا۔ اس میں پاکستان سمیت ۲۳ ممالک کے ۱۸۰ نمائندے شریک ہو رہے ہیں اس کے علاوہ چیکوسلواکیہ۔ رومانیہ۔ کینیڈا اور بعض دوسرے ممالک کے مبصر بھی اجلاس میں شامل ہو رہے ہیں۔ کونسل کے سیکرٹری مسٹر ک ناتھن نے اجلاس میں اپنی رپورٹ پیش کی۔ جس میں اس بات کا جائزہ لیا گیا کہ ادارہ کی مختلف کمیٹیوں نے کیا کام کیا ہے۔

روسی اخبارات میں پاکستان کے خلاف پروپیگنڈا

کراچی ۲۵ جنوری۔ روس کے اخبارات نے پاکستان کے خلاف پروپیگنڈے کے لئے اب مسودہ آئین کو حربہ بنا لیا ہے۔ پچھلے دنوں مشرقی بنگال میں مسودہ آئین کے متعلق بعض اپوزیشن لیڈروں نے جو بیانات دیئے تھے اور بعض علاقوں میں جو معمولی مظاہرے ہوئے تھے "پراودا" نے انہیں بہت بڑھا چڑھا کر شائع کیا ہے۔ مولانا بھاشانی کی اس تقریر سے بڑا استفادہ حاصل کیا گیا۔ جس میں انہوں نے الزام عاید کیا تھا کہ مشرقی پاکستان اقتصادی بدحالی کا شکار ہے۔ روسی پریس میں پاکستان کے خلاف اور ہندوستان کے حق میں ہر چیز کو بڑی حاشیہ آرائی سے شائع کیا جاتا ہے مقامی سیاسی مبصروں نے اس بات پر سخت نکتہ چینی کی ہے کہ بعض سیاسی لیڈر بلا سوچے سمجھے تقاریر جھاڑ دیتے ہیں اور یہ خیال تک نہیں کرتے کہ ان کی تقاریر کو پاکستان کے خلاف پروپیگنڈے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

پاکستان میں گندم کے گوداموں کی تعمیر

واشنگٹن ۲۵ جنوری۔ امریکی سینٹ کی تحقیقاتی کمیٹی نے مسٹر ہیرلڈ سٹاسن پر الزام عائد کیا ہے کہ انہوں نے پاکستان میں گندم کے گوداموں کے منصوبہ کی تحقیقات کے سلسلہ میں رکاوٹ پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان گوداموں کی تعمیر کی مسٹر سٹاسن نے غیر ملکی امداد کے شعبہ ڈائرکٹر کی حیثیت سے منظوری دی تھی۔ کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ تحقیقات کے دوران گوداموں کی تعمیر میں جو خرابیاں پائی گئی ہیں مسٹر سٹاسن ان کا پتہ لگا کر ان کی روک تھام کر سکتے تھے۔ لیکن ایسا نہیں کیا گیا۔

اب صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے چندے کم از کم پچیس پچیس لاکھ تک پہنچ جانے چاہئیں

"جماعت کے تمام دوست خواہ وہ کسی شعبہ میں کام کرتے ہوں
اپنے تن من اور دھن سے اسلام کی تقویت کے لئے زور لگانا
شروع کر دیں" (المصلح الموعود)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۵۵ء پر ارشاد فرمایا کہ "میرے نزدیک صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے چندے کم از کم پچیس پچیس لاکھ تک پہنچ جانے چاہئیں" اور اس غرض کے لئے حضور نے احباب کو اپنی آمدنیاں بڑھانے کی تحریک فرمائی۔ پھر حضور نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰ دسمبر ۱۹۵۵ء میں اس ارشاد کو دہرایا اور فرمایا۔

"جیسا کہ میں نے جلسہ کے موقعہ پر بھی دوستوں سے کہا تھا اب وقت آگیا ہے کہ جماعت اپنے زبانی دعووں اور الفاظ کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرے اور جماعت کے تمام دوست چاہے وہ کسی شعبہ میں کام کرتے ہوں اپنے تن من اور دھن سے اسلام کی تقویت کے لئے زور لگانا شروع کر دیں۔ میں نے جلسہ کے موقعہ پر بتایا تھا کہ اب ہماری جماعت کا کام اس قدر بڑھ گیا ہے کہ جب تک تحریک جدید اور صدر انجمن احمدیہ کی سالانہ آمدنیں پچیس پچیس لاکھ روپیہ تک نہ پہنچ جائیں۔ اس وقت تک سلسلہ کے کام خوش اسلوبی سے نہیں چل سکتے"

مجھے امید ہے کہ تمام احباب نے حضور کے منشاء مبارک کے مطابق اس بارہ میں ضرور جدوجہد شروع کر دی ہوگی۔ جو بات اس سلسلہ میں خاص طور پر یاد رکھنے کے قابل ہے وہ یہ ہے کہ آمدنیاں بڑھانے کا ارشاد المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ہے۔ اس لئے یہ آمدنیاں ضرور بڑھیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ سوائے اس کے کہ کوئی شخص خود اپنے ہاتھ سے اپنے اوپر یہ دروازہ بند کر لے پس احباب کو چاہیئے کہ وہ اپنی موجودہ آمدنیوں پر پورا چندہ ادا کریں۔ تا اللہ تعالیٰ آئندہ کے لئے ان کی آمدنیاں بڑھانے کی جدوجہد میں برکت ڈالے اور انہیں بڑھ چڑھ کر اسلام کی خدمت کی توفیق عطا فرما کر ان کے لئے اپنی رحمتوں کے دروازے کھولے۔

کارکنان کو بھی یہ امر نہیں بھولنا چاہیئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ خدمت اسلام کر کے نہ صرف اپنے لئے بلکہ اپنی جماعت کے دوسرے احباب کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔

اسی طرح پچھلے بقائے وصول کرنے کے لئے بھی پوری پوری کوشش ہونی چاہیئے۔ لیکن اگر کوئی حقیقی مجبوریاں ہوں جن کی وجہ سے کوئی جماعت پچھلے بقائے یا ان کا کوئی حصہ ادا نہ کر سکتی ہو تو نظارت بیت المال وہ بقایا کاٹ دے گی تا آئندہ احباب پوری بشاشت قلبی کے ساتھ مالی قربانیوں میں حصہ لے سکیں۔ بشرطیکہ بقایا حذف کرنے کے لئے معقول وجوہات موجود ہوں۔ جیسا کہ حضور کا ارشاد ہے کہ:-

"گذشتہ سال کے بقایا کو اس کے نام قرض قرار دو اور کہو کہ یا تو اس کے ادا نہ کرنے کی معقول وجوہات پیش کرو یا اسے آئندہ سال ادا کرو۔ اس طرح وہ جماعت مجبور ہوگی کہ جو لوگ نادہند ہیں انہیں ہمارے سامنے پیش کرے اور نادہند مجبور ہوں گے کہ یا تو باقاعدہ چندہ ادا کریں یا پھر جماعت سے نکلیں۔ اگر کوئی جماعت ایسا نہ کرے گی اور تین سال تک اس کے ذمہ بقایا نکلتا رہے گا تو اس کا ہم بائیکاٹ کر دیں گے۔ اور ہمارے نظام سے اس کا کوئی تعلق نہ ہوگا۔ کیا وجہ ہے کہ وہ نادہندوں کی طرف توجہ نہیں کرتی"

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منشاء مبارک کے مطابق کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے (ناظر بیت المال ربوہ)

موصی مرحومین کے کتبوں کی عبارت کی منظوری دفتر وصیت سے لینی ضروری ہے

بعض احباب اپنے فوت شدہ موصی متعلقین کی قبروں پر خود کتبے بنوا کر لگواتے ہیں۔ ایسے احباب کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جو عبارت وہ کتبہ پر لکھوانا چاہیں پہلے اس کی منظوری مجلس کارپرداز سے حاصل کرنا ضروری ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

وعدوں کا ہفتہ اور مجالس خدام الاحمدیہ کی ذمہ واریاں

جیسا کہ مجالس کو معلوم ہوگا۔ سالانہ اجتماع کے موقع پر شوریٰ نے یہ متفقہ فیصلہ کیا تھا کہ تحریک جدید کے وعدہ جات کے حصول کے لئے سال میں ایک ہفتہ منایا جائے جس میں وفود کی صورت میں ہر ایسے شخص کے پاس پہنچ کر تحریک کی جائے۔ جس نے تحریک جدید میں حصہ نہ لیا ہو۔ اور اس طرح یقین کر لیا جائے کہ کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں رہا کہ جس نے تحریک جدید میں اسلئے حصہ نہیں لیا کہ اسکو بروقت تحریک نہیں کی گئی تھی۔ لہذا آپ کے اس فیصلہ کے پیش نظر ۲۵ر جنوری بروز بدھ تا ۳۱ جنوری بروز منگل ہفتہ حصول وعدہ جات مقرر کیا جاتا ہے۔ جملہ قائدین مجالس کو چاہیئے کہ وہ اس ہفتہ میں ہر خادم کو تحریک جدید میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔ خدام کے علاوہ انصار کو بھی تحریک کی جائے اور اگر ضرورت پڑے تو اس بارہ میں اپنی مجلس انصار اللہ کی امداد بھی حاصل کر لی جائے۔

(مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

پاکستانی طیاروں کی مرمت کے لئے کراچی میں ورکشاپ

آئندہ ماہ تک مکمل ہو جائے گی

کراچی ۲۷ر جنوری۔ عنقریب ہی پاکستان انٹرنیشنل ائرلائنز کا پاکستان ہی میں جہازوں کی مرمت کا اپنا مکمل انتظام ہو جائے گا۔ اس مقصد کے لئے ایک ورکشاپ زیر تعمیر ہے۔ جو آئندہ ماہ مکمل ہو جائے گی۔ اس پر تین لاکھ روپے صرف ہوں گے

پاکستان انٹرنیشنل ہوائی کمپنی کو اس ورکشاپ کے مکمل ہونے پر اپنے سپر کانسٹلیشن طیارے مرمت کے لئے پیرس یا ایمسٹرڈم میں نہیں بھیجنے پڑینگے اور اس طرح اچھا خاصا ... بچایا جا سکے گا۔

ایک سپر کانسٹلیشن طیارے کا انجن اسی وقت اسی زیر تعمیر ورکشاپ میں مرمت کیا جا رہا ہے ڈکوٹا طیاروں کے انجنوں کی بھی پاکستان ہی میں مرمت کی جا رہی ہے۔

عرب اسرائیل تنازعہ اور اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل

قاہرہ ۲۶ جنوری۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے عرب اسرائیل تنازعہ کے بارے میں بتایا کہ انہیں وزیر اعظم جمال عبد الناصر اور وزیر خارجہ ڈاکٹر محمود فوزی کی دانشمندی پر اعتماد ہے آپ اس سوال کا جواب دے رہے تھے کہ آیا قاہرہ کا دورہ کرنے کے بعد وہ مسئلہ فلسطین کی بابت زیادہ خوش امید ہیں؟

دریافت کیا گیا کہ اقوام متحدہ کے مبصر اعلیٰ برائے فلسطین جنرل برنز کے ساتھ قاہرہ میں بات چیت کے بعد آپ ابھی تک اپنی ان تجاویز پر قائم ہیں۔ جو گزشتہ نومبر میں کشیدگی دور کرنے کے لئے پیش کی گئی تھیں۔

مسٹر ہیمر شولڈ نے اس بات کا جواب اثبات میں دیا۔

معاہدہ بغداد کی اقتصادی کمیٹی کی قراردادیں

بغداد ۲۷ر جنوری بغداد کے دفاعی معاہدے کی اقتصادی کمیٹی نے اپنے حالیہ اجلاس میں جو قراردادیں منظور کی تھیں۔ معاہدے میں شریک ملکوں نے ان پر غور کرنا شروع کر دیا ہے۔ ان میں سے ایک قرارداد میں کہا گیا ہے۔ کہ بغداد میں ایٹم بم کی ٹریننگ کا ایک مرکز قائم کیا جائے